بسم الله الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟

تصنیفِ لطیف

فاضلِ نوجوان: حضرتِ مولانا ضیاء احمد قادری

(مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ دادا ہنجر پیر ہنجروال لاہور)

خطیب جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

موبائل: 0343-4574739 ,03330438682

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

نام کتاب : کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟

ازقلم : حضرتِ مولانا ضیاء احمد قادری

تعداد : 5000/-

کل صفحات : 19

تصحیح : مولوی عبدالعزیز، مولوی نورالحسن

کمپوزنگ : عمیر کمپوزنگ سنٹر (پیکو روڈ ملتان روڈ لاہور)

ملنے کا پتہ : قاری فیض احمد قادری(0343-4574739)

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

2 : حاجی محمد آفتاب قادری 10 اویسیہ سوسائٹی

شاپ نمبر 1 غازی چوک ٹاؤن شپ

3 : ملک محمد امیر کماہاں روڈ (آشیانہ روڈ نشیمن

ٹاؤن اٹاری PCO) لاہور۔

تشبہ کے مسئلہ کو حدیث مبارکہ سے اور پھر فقہاء کرام رحمتہ اللہ علیہم اقوال سے واضح کیا جائے گا۔

صرف خضاب لگانے سے تشبہ ختم:

قال رسول اللہ ﷺ غیروا الشیب ولا تشبھوا بالیھود.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سفیدی کو کسی رنگ سے بدلو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

ترمذی جلد اول صفحہ ۴۳۸ مکتبہ رحمانیہ

فائدہ: اس حدیث پاک میں داڑھی رکھنے سے منع نہ فرمایا بلکہ داڑھی کو رنگنے کا اور یہود کی مخالفت کا حکم دیا اب کوئی بے وقوف ہوگا جو یہ کہے کہ یہود اگر داڑھی رکھیں تو ہم کو منڈوا دینی چاہیئے اب نفس فعل میں جو موافقت پائی جا رہی ہے صرف داڑھی کو رنگ کر دینے سے مخالفت ہو جائے گی جو کہ شرعاً مامور بہ ہے۔

مونچھ ترشوانا اور داڑھی بڑھانا:

قال رسول اللہ ﷺ خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واعفوا اللحی.

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو مونچھیں پست کرو اور داڑھی کو معافی دو۔"

بخاری جلد اول صفحہ ۳۹۹ مکتبہ رحمانیہ لاہور

جوتے پہن کر اور موزے پہن کر نماز ادا کرنا:

قال رسول اللہ ﷺ خالفوا الیھود فانھم لا یصلون فی نعالھم ولا خفافھم.

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودیوں کی مخالفت کرو وہ جوتے اور موزے پہن کر نماز ادا نہیں کرتے"۔

ابوداؤد جلد اول صفحہ ۹۵

فائدہ: ان کی مخالفت کا حکم دیا گیا کہ نماز تو پڑھو لیکن ان کی مخالفت کر کے حالانکہ نماز ادا کرنے میں موافقت پائی جا رہی ہے صرف اتنی سی مخالفت سے امتیاز ہو جاتا ہے کہ یہ اہل اسلام ہیں اور یہ اہل کفر ہیں، صرف اتنا فرق بھی کافی ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مابہ الامتیاز نعلین وخفین پہننا ہے، جس سے مسلمان و یہود کی نماز کا فرق ہو جاتا ہے۔ اب اس سے عقل کے اندھوں کو معلوم کرنا چاہیئے کہ عیسائیوں کی جینتی اور اہلِ اسلام کے میلاد منانے میں کتنا واضح فرق موجود ہے۔ پھر ان دونوں کو مشابہت دینا ان کے پاگل ہونے کی بیّن دلیل ہے۔

سحری کھانا:

قال رسول اللہ ﷺ فصل مابین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلة السحر

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب (یہودی وعیسائی)

کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔"

سنن نسائی جلد اول صفحہ ۳۵۵ مکتبہ رحمانیہ لاہور

فائدہ: یعنی ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے اب روزہ میں موافقت پائی جارہی ہے یہ نہ فرمایا کہ روزہ نہ رکھو بلکہ فرمایا سحری کھاؤ تاکہ ان کے اور ہمارے روزہ میں فرق ہوجائے۔ اس حدیث پاک میں سحری کے چند لقموں کو مسلمان واہل کتاب کے روزہ کے درمیان وجہ امتیاز قرار دیا گیا ہے۔ ثابت ہوا کہ اتنی سی بات فرق کے لیے کافی ہے۔

افطاری میں جلدی کرنا:

قال رسول اللهﷺ لا یزال الدین ظاهراً ما یجعل الناس الفطر لان الیهود والنصاری یؤخرون.

"رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا دین تب تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطار جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہودی وعیسائی دیر سے روزہ افطار کرتے ہیں۔"

ابوداؤد جلد اول صفحہ ۳۴۱ مکتبہ رحمانیہ لاہور

عاشورا کا روزہ:

عن ابن عباس قال قدم رسول الله ﷺ الی المدینة فوجد الیهود یصومون یوم عاشوراء فسئلوا عن ذالک فقالوا هذا الیوم الذی اظهر الله فیه موسیٰ وبنی اسرائیل علی فرعون فنحن نصومه تعظیما له فقال النبی ﷺ نحن اول بموسیٰ منکم فامر بصومه

''حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو عاشورہ کے دن کا یہودیوں کو روزہ رکھتے پایا۔ ان سے سوال فرمایا کہ روزہ کیوں رکھتے ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی قوم کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا ہم آپ علیہ السلام کی تعظیم کے لیے روزہ رکھتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں بنسبت تمہارے۔ تو آقا ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔''
مسلم جلد اول صفحہ ۳۵۹، قدیمی کتب خانہ کراچی

فائدہ: اس حدیث پاک کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ روزہ یہودی رکھ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمارا زیادہ حق بنتا ہے کہ ہم روزہ رکھیں۔ اب اس پر کوئی عقل مند نہیں کہے گا کہ یہود کے ساتھ تشبہ ہو گیا، اس کے کافی عرصہ بعد رسول اللہ ﷺ نے (۹) اور (۱۱) کا روزہ ساتھ رکھنے کا حکم فرمایا۔

قال رسول الله ﷺ صوموا يوم عاشورء خالفوا فيه اليهود و صوموا يوماً قبله و يوما بعده.

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں بھی یہود کی مخالفت کرو ایک دن پہلے (۹) اور ایک دن (۱۱) بعد بھی روزہ رکھو۔ اس حدیث پاک میں بھی رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع نہ فرمایا۔ تشبہ کا جو شائبہ تھا اس کو ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ کا حکم دے کر آپ ﷺ نے ختم فرما دیا۔''

مسند امام احمد بن حنبل جلد ا صفحہ ۲۴۱

مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا:

قال رسول اللہ ﷺ لا تزال امتی بخیر او قال علی فطرة مالم یؤخروا المغرب الاان تشتبک النجوم.

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی جب تک نماز مغرب میں اتنی دیر نہیں کرے گی کہ تارے چمکنے لگیں۔''

ابوداؤد جلد اول صفحہ ۷۱ مکتبہ رحمانیہ

فقہائے کرام رحمتہ اللہ علیہم سے تشبہ کا حکم:

کسی بھی چیز میں مشابہت کا ہو جانا منع نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ہماری شریعت میں جو کام عبادت ہو وہ غیروں میں رواج پایا جائے تو ہم پر بھی منع ہو جائے۔

۱) صاحب درمختار فرماتے ہیں:

ان التشبہ بھم لا یکرہ فی کل شی بل فی المذموم و فیھا یقصد بہ التشبہ بھم.

''بے شک ہر ایک چیز میں تشبہ مکروہ نہیں بلکہ مذموم چیز میں اور اس میں تشبہ کا قصد بھی ہو تب ممنوع ہے۔''

۔ (۱) درمختار جلد ۲ صفحہ ۳۸۴ مکتبہ امدادیہ ملتان، (۲) الموسوعۃ الفقھیہ جلد ۱۲ صفحہ ۷ مطبوعہ کویت

۲) صاحب بحرالرائق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

التشبہ بھم لایکرہ فی کل شی.

''ہر ایک چیز میں تشبہ مکروہ نہیں۔''

درمختار جلد ۲ صفحہ ۳۸۴

۳) صاحب مجمع البحار فرماتے ہیں:

من تشبہ بالکفار فی اللباس وغیرہ.

''جس نے کفار سے ان کے لباس وغیرہ میں تشبہ اختیار کی وہ ان میں سے ہے۔''

از فتاوی اجملیہ جلد ۴ صفحہ ۵

۴) ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فانا ممنوعون من التشبہ بالکفرۃ و اھل البدعۃ و المنکرۃ فی شعارھم لا منھیون عن کل بدعۃ ولو کانت مباحۃ سواء کانت من افعال اھل سنۃ او من افعال الکفرۃ و اھل البدعۃ فا المدار علی الشعار.

''حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہم کو کافروں اور بے دینوں کے ساتھ جس چیز میں تشبہ سے منع کیا گیا ہے وہ خاص ان کا شعار ہے ہر ایک کام سے منع نہیں کیا گیا اور اگرچہ مباحۃ ہو، تو برابر ہے وہ اہل سنت کے افعال میں سے ہو یا کفار و بے دین کے افعال میں سے ہو تشبہ کے حرام ہونے کا دارو مدار ان کے شعار ہونے پر ہے۔''

شرح الفقہ الاکبر ۱۸۵

صاحب الدر اور صاحب البحر کی عبارات میں تشبہ کے ممنوع ہونے کی دو شرطیں ہیں:

۱) تشبہ فی المذموم (مذموم چیز میں تشبہ)، ۲) تشبہ مقصود بھی ہو۔

ان دوشرطوں کے پائے جانے سے تشبہ ممنوع ہوگا۔ میلاد منانے میں نہ تو تشبہ فی المذموم ہے اور نہ تشبہ مقصود ہے پھر نجدیوں کا خواہ مخواہ میلاد مصطفی ﷺ کو ان کے ساتھ جوڑنا ان کی حماقت کی دلیل ہے۔

آخری عبارت حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کی ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ ہر بری بات اور جو اِن کا شعار ہو اس میں تشبہ بقصد مشابہت ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

شعار کیا ہے؟

ہم اہل لغت سے یہ بھی حل کر دیتے ہیں تا کہ کسی کو خلل واقع نہ ہو۔

ا) امام محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

الشعار وشعار القوم فی الحرب علامتهم لیعرف بعضهم بعضاً.

''اور قوم کا شعار جنگ میں ان کی ایسی علامت جس کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانے۔''

مختار الصحاح صفحہ ۱۷۲ المکتبہ المعروفیہ کوئٹہ

فقہاء کرام رحمتہ اللہ علیہم کے نزدیک شعار کا معنیٰ:

الشعار عندا لفقهاء العلامة الظاهرة الممیزة.

''شعار فقہاء کرام کے نزدیک وہ علامت جو ظاہر ہو اور صاحب علامت کو دوسروں سے ممتاز کرنے والی ہو۔''

الموسوعۃ الفقہیہ الکویت جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ کویت

صاحب المعجم الوسيط.

''الشعار، ملک یا کسی جماعت کا امتیازی نشان۔''

المعجم الوسیط صفحہ ۵۷۲

ان حوالہ جات سے ظاہر ہوا کہ کسی کی یادگار کو منانا نصاری کا شعار نہیں بلکہ تذکیر ایام اللہ کا حکم قرآن مجید میں ہے جس کا اظہار منکرینِ میلاد کی طرف سے سارا سال ہوتا رہتا ہے۔

مختلف کانفرنسیں کر کے مختلف ریلیاں نکال کر۔ اگر تذکیر ایام (دن منانا) شعارِ نصاریٰ ہے تو پھر تاجران شرک و بدعۃ بھی ان کے ساتھ تشبہ سے نہیں بچ سکتے۔

نکاح میں ہنود کے ساتھ مشابہت:

نکاح کے اندر کتنے حرام کام ہوتے ہیں سارے کے سارے ہنود کی طرف سے مسلمانوں میں آئے اور خالص ہنود کے ایجاد کردہ ہیں۔ مہندی جو کہ مرد کو لگانا ہی حرام ہے خود یہ رسم بھی سرے سے ناجائز، پھر ڈھول کی تھاپ پر مردوں عورتوں کا ڈانس پھر فحش گانے اور تصویر بازی کی لعنت اور غیر مردوں کو بلا کر مووی بنانا لڑکیوں کو ان کے سامنے لانا یہ اتنے حرام کاموں کا مرکب ہے۔ کیا تاجران شرک و بدعت نکاح کے حرام ہونے کا فتوی دیں گے؟ پتا نہیں تاجران شرک و بدعت کو اس میں ہندوؤں کے ساتھ تشبہ یاد نہیں آتی یا پھر اپنے پرانے تعلق کی وجہ سے خاموش ہو جاتے ہیں۔ پتا نہیں ان اندھوں کو سارا معاشرہ قرآن وسنت کی فضا سے معمور نظر آتا ہے صرف میلاد شریف رہ گیا ہے

کہ ان کے نزدیک بُرا کام ہے۔ اس لیے چھوٹے سے لے کر بڑے ملاں تک
اس کے خلاف بولتے نظر آتے ہیں۔

انگلش بولنے میں اور تعلیم میں تشبہ:

شیخ ابن تیمیہ نے لکھا ہے

ان اعتياد اللغة موثر فى العقل و الخلق و الدين تاثيرا بينًا.

"کسی قوم کی زبان کا عادی ہونا اس کی عقل اور اخلاق و دین میں کھلی تاثیر رکھتا ہے۔"

اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۷۷ امطبوعہ قاہرہ

ابن تیمیہ کے اس بیان سے واضح ہوا کہ جس کی زبان بولی جائے اس کے دین و اخلاق و عقل کا اثر ضرور آجاتا ہے شاید یہی وجہ ہے امریکا آج لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کر کے پھر بھی دہشت گرد ہونے کا الزام مسلمانوں پر عائد کرتا ہے۔

ان یہود و نصاریٰ سے تشبہ تو منع، لیکن ان کو درخواست دے کر اپنے لیے اہلِ حدیث کا لقب لینا وہ سمجھ سے بالاتر ہے یہی تو ان کی اطاعت ہے جو تم کرتے ہو اور دوسروں کو طعنے دیتے ہو آج اسی انگریزی تعلیم کی وجہ سے بے غیرتی عام ہے، لڑکے لڑکیوں کا اختلاط جو کہ شرعاً حرام ہے اسی کی وجہ سے ہے وگرنہ دینی تعلیم تو اس طرح کی نہیں ہوتی اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ تعلیم بے غیرتی کی (ناچ گانے کی کلاس) اور طریقہ بے غیرتی کا۔

یہ سارا عیسائیوں کا دیا ہوا ہے پھر ان کا طور طریقہ اس پر کسی مولوی کو اعتراض نہیں۔ پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد پر ادھر اُدھر سے اعتراض شروع ہوجاتے ہیں۔ اس بے غیرتی کے طور طریقہ پر ہندو اور سکھ، یہودی، عیسائی اور منکرینِ میلاد سب متفق ہیں؟

لباس میں تشبہ:

عن عبدالله بن عمرو رای رسول الله ﷺ عليَّ ثوبين معصفرين. فقال: ان هذه من ثياب الكفار لا تلبسها.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا اور فرمایا یہ کفار کا لباس ہے اسے نہ پہنو۔''

صحیح مسلم جلد۲ صفحہ۱۹۱۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کفار کا لباس پہننا منع ہے آج پینٹ اتنی عام ہوگئی ہے ملاں جی کو نظر نہیں آتی حالانکہ یہ بھی کفار کا لباس ہے اس سے نہ صحیح طور پر پردہ ہوتا ہے اور نہ ہی لباس کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

ٹائی لگانا:

یہ خاص شعار ہے نصاریٰ کا جو ان کے عقیدہ کی ترجمانی کرتا ہے اور جس عقیدہ کی ترجمانی کرتا ہے وہ عقیدہ سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اس کو سارے سینے سے لگائے کھڑے ہیں اور ملاؤں نے اُن کو سینے سے لگایا ہوا

ہے لیکن فرق کسی کو نہیں پڑتا۔

میرا مشورہ ہے کہ ملاں صاحبان ایک ایک جمعہ ٹائی و پینٹ کے خلاف پڑھائیں تا کہ معلوم ہو حضرت جی عیسائیت کے خلاف ہیں۔

دن منانے میں تشبہ:

پاکستان کے اندر ۱۴ اگست کو اور انڈیا کے اندر ۱۵ اگست کو جشن آزادی منایا جاتا ہے آج تک ملاں نے اس کے حرام ہونے کا فتوی نہیں دیا اور سعودیہ میں تین دن عید الوطنی منائی جاتی ہے آج تک ریال کھانے والے ان کے سامنے دم ہلاتے نظر آتے ہیں اور ریال لے لے کر اپنا کشکول بھرنے کے چکر میں خاموش ہیں اور ایام خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر چھٹی کی بات کرنے والے اب تو جلوس نکال رہے ہیں۔

اب سارا کچھ جائز کیسے ہو گیا حضور ﷺ کا یوم منانا منع ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایام منانے کہاں سے ثابت ہیں۔

آج تو ترقی اور زیادہ ہوئی بسنت و پتنگ بازی کی لعنت جو کہ گستاخ کی یاد میں منائی جاتی ہے اس پر ملاں فتوی نہیں دیتے۔

اور اسی طرح علامہ اقبال، یوم پیدائش مسٹر جناح کا یوم پیدائش، جشن صد سالہ دارالعلوم دیو بند، مفتی محمود کانفرنس وغیرہ۔

اور اتنی ساری باتوں میں تشبہ پایا جاتا ہے ملاں کو نظر نہیں آتا اتنے کام کفار و ہنود و نصاری کی مشابہت میں کیے جاتے ہیں، ملاں سارا سال خاموش

بیٹھا رہتا ہے لیکن جونہی میلاد کا مہینہ آتا ہے بس ملاں اُٹھ پڑتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی رکنیت میں تشبہ:

اقوام متحدہ جو خالصتاً کفار کا ادارہ ہے اور انہی کے لیے کام کرتا ہے۔ اس کے ارکان میں انڈیا و اسرائیل ڈنمارک وسعودیہ و پاکستان سب شامل ہیں کیا کفار کی جماعت کی رکنیت بموجب (اس آیت کے ناجائز نہیں؟)

ولاتر کنوا الی الذین ظلموا. القرآن

کیا اس کی رکنیت میں یہود نصاریٰ کے ساتھ تشبہ نہیں اگر ہے تو یہ ملاں حضرات سعودیہ میں جا کر ایک بار علی الاعلان کہیں کہ کفار کی جماعت کی رکنیت حرام ہے اور سعودی حکومت جو کچھ کر رہی ہے غلط کر رہی ہے۔

الیکشن میں تشبہ:

اسرائیلی، امریکی، یہودی عیسائی، ہندو وغیرہ الیکشن کے ذریعے برسرِ اقتدار آتے ہیں اور تیرے ملک میں بھی اسی طرح پانچ سال اقتدار کا مزا لیا جب حکومت ختم ہوئی تو پھر اسلام زندہ باد کے نعرے پھر الیکشن کے ذریعے پارلیمنٹ کے اندر گئے اسلام کا نام بھول گیا، پانچ سال پھر خاموش۔

حکومت میں عورتوں کے ہونے میں تشبہ:

یہود ونصاریٰ و ہنود کے ملکوں میں عورتیں حکومت میں ہوتی ہیں اور تیرے ملک میں بھی، حالانکہ حضور ﷺ کا فرمان طاعۃ النساء ندامۃ موجود ہے پھر سارا کچھ ہو رہا ہے ملاں خاموش ہیں بولتے نہیں۔ ملاں جی کیا کفار، یہود و

نصاری اور ہنود سے تشبہ تو نہیں ہوا؟

تصویر بازی میں تشبہ:

تصویر کے حرام ہونے پر اتنے دلائل موجود ہیں پھر بھی یہود و نصاری و ہنود اور منکرین میلاد میں سے کوئی بھی اس پر اختلاف نہیں کرتا اس پر سب متفق ہیں۔کیا اس میں تشبہ تو نہیں؟

لھوولعب میں تشبہ:

کرکٹ ہو یا فٹبال یا کوئی اور کھیل ہو، اس طرح کے سارے کھیل کافروں کے ایجاد کردہ ہیں حالانکہ لھولعب میں بھی تشبہ سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے واضح ہوتا ہے:

مولوی ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

فيه دلالة على النهى عن التشبه بهم فى اللعب ونحوه.

''اس میں دلالت ہے کفار کے ساتھ کھیل کود میں تشبہ کی ممانت پر۔''

اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۱۶۷ مطبوعہ قاہرہ مصر

اس سے ثابت ہوا تمہارا مولوی ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ کھیل میں تشبہ منع ہے۔لیکن ان ملاؤں کو یہ تشبہ نظر نہیں آتا۔

کرکٹ میں جو حرام کام ہوتے ہیں وہ کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں یہ وہ کام ہیں کہ مشرک، کافر، یہودی، عیسائی اور ہندو اس پر متفق ہیں اور پوری کی پوری (تبلیغی) جماعت جا کر کھیلتی ہے مگر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

بیٹھا رہتا ہے لیکن جونہی میلاد کا مہینہ آتا ہے بس ملاں اُٹھ پڑتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی رکنیت میں تشبہ:

اقوام متحدہ جو خالصتاً کفار کا ادارہ ہے اور انہی کے لیے کام کرتا ہے۔ اس کے ارکان میں انڈیا و اسرائیل ڈنمارک وسعودیہ و پاکستان سب شامل ہیں کیا کفار کی جماعت کی رکنیت بموجب (اس آیت کے ناجائز نہیں؟)

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا. القرآن

کیا اس کی رکنیت میں یہود نصاری کے ساتھ تشبہ نہیں اگر ہے تو یہ ملاں حضرات سعودیہ میں جا کر ایک بار علی الاعلان کہیں کہ کفار کی جماعت کی رکنیت حرام ہے اور سعودی حکومت جو کچھ کر رہی ہے غلط کر رہی ہے۔

الیکشن میں تشبہ:

اسرائیلی، امریکی، یہودی عیسائی، ہندو وغیرہ الیکشن کے ذریعے برسرِ اقتدار آتے ہیں اور تیرے ملک میں بھی اسی طرح پانچ سال اقتدار کا مزا لیا جب حکومت ختم ہوئی تو پھر اسلام زندہ باد کے نعرے پھر الیکشن کے ذریعے پارلیمنٹ کے اندر گئے اسلام کا نام بھول گیا، پانچ سال پھر خاموش۔

حکومت میں عورتوں کے ہونے میں تشبہ:

یہود و نصاری و ہنود کے ملکوں میں عورتیں حکومت میں ہوتی ہیں اور تیرے ملک میں بھی، حالانکہ حضور ﷺ کا فرمان طاعۃ النساء ندامۃ موجود ہے پھر سارا کچھ ہو رہا ہے ملاں خاموش ہیں بولتے نہیں۔ ملاں جی کیا کفار، یہود و

نصاریٰ اور ہنود سے تشبہ تو نہیں ہوا؟

تصویر بازی میں تشبہ:

تصویر کے حرام ہونے پر اتنے دلائل موجود ہیں پھر بھی یہود و نصاریٰ و ہنود اور منکرین میلاد میں سے کوئی بھی اس پر اختلاف نہیں کرتا اس پر سب متفق ہیں۔ کیا اس میں تشبہ تو نہیں؟

لھوولعب میں تشبہ:

کرکٹ ہو یا فٹبال یا کوئی اور کھیل ہو، اس طرح کے سارے کھیل کافروں کے ایجاد کردہ ہیں حالانکہ لھولعب میں بھی تشبہ سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے واضح ہوتا ہے:

مولوی ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

فيه دلالة على النهى عن التشبه بهم فى اللعب ونحوه.

''اس میں دلالت ہے کفار کے ساتھ کھیل کود میں تشبہ کی ممانت پر۔''

اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۱۶۷ مطبوعہ قاہرہ مصر

اس سے ثابت ہوا تمہارا مولوی ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ کھیل میں تشبہ منع ہے۔ لیکن ان ملاؤں کو یہ تشبہ نظر نہیں آتا۔

کرکٹ میں جو حرام کام ہوتے ہیں وہ کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں یہ وہ کام ہیں کہ مشرک، کافر، یہودی، عیسائی اور ہندو اس پر متفق ہیں اور پوری کی پوری (تبلیغی) جماعت جا کر کھیلتی ہے مگر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

ملاؤں سے عرض ہے اپنی مساجد میں کرکٹ کے حرام ہونے کا فتویٰ تو سنا دیں تا کہ عوام کو بھی پتہ چلے کہ ملاں جی واقعی عیسائیت کے دشمن ہیں۔

احتجاج کرنے میں تشبہ:

یہ احتجاج بھی یہود و نصاری کا ایجاد کردہ ہے۔

یہ بھی کیا چیز ہے کہ اس پر یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ غرض دنیا کے کسی کافر کو اعتراض نہیں اور یہ ملاں بھی کسی مولوی کے قتل ہونے پر احتجاج کرتے نظر آتے ہیں اور مہنگائی بڑھ جائے۔ کسی کو حکومت دلانی ہو یا ختم کرانی ہو تو تب بھی احتجاج سے کام چلایا جاتا ہے۔

میرے خیال میں تاجرانِ شرک و بدعت کا اس طرف دھیان نہیں گیا کہ جو کام ہم کر رہے ہیں آیا کہ اس میں کسی سے تشبہ تو نہیں پایا جاتا؟

سالگرہ منانے میں تشبہ:

ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی برتھ ڈے مناتے ہیں اور اسی طرح منکرین میلاد بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ منکرین میلاد کے اکابرین بھی سالگرہ منانے پر جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔

ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

سوال: بچوں کی سالگرہ اور اس کی خوشی میں اطعام الطعام (کھانا کھلانا) کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: سالگرہ یا یادداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا اور بعد سال کے کھانا بوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے۔

فتاوی رشیدیہ صفحہ ۶۰۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

شمسی تقویم میں تشبہ:

مسلمانوں کے دنوں و مہینوں کے نام کفار کے مہینوں و دنوں کے ناموں سے الگ ہیں۔ اگر ان کے ناموں پر غور کریں تو بات سمجھ آئے گی کہ ان کے معانی بھی کفریہ شرکیہ ہیں۔ لیکن وما اھل بہ لغیر اللّٰہ پڑھ کر گیارہویں کو حرام قرار دینے والی قوم اتنی نابینا ہو چکی ہے کہ ان کو پتہ نہیں چل رہا کہ بتوں کے ناموں والے مہینے و دن جو ہم بولتے ہیں اور لکھتے ہیں کیا اس سے ہماری خود ساختہ توحید پر کوئی زد تو نہیں پڑتی۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم کو بت کہہ کر ان سے دور بھاگنے والے بتوں کے ناموں پر بنائے مہینوں کو رات دن پکارتے رہتے ہیں۔ اب ہم اس کی تفصیل خود ان کی کتاب جس کا مصنف ''مفتی رشید احمد لدھیانوی'' ہے سے نقل کرتے ہیں پڑھیئے اور ان کی توحید پسندی کی داد دیجیے:

مہینوں کی تفصیل:

۱ جنوری، رومی دیوتا ''جانس'' کے نام پر

۲ فروری، قدیم اطالیہ کے دیوتا ''فبرئس'' کے نام پر

۳ مارچ، روم کے دیوتا ''مارس'' کے نام پر

۴ اپریل، لاطینی لفظ ''اپی رائز'' سے لیا گیا ہے، بمعنی کھلنا

۵ مئی، ''مایا'' دیوی کے نام پر

۶ جون، لاطینی لفظ ''جونیس'' سے لیا گیا ہے، بمعنی جوانی، ایک قول یہ بھی

ہے کہ روم کی دیوی ''جونو'' کے نام پر ہے۔

۷ جولائی، روم کے بادشاہ ''جولیئس سیزر'' کے نام پر

۸ اگست، روم کے پہلے بادشاہ ''آگسٹس'' کے نام پر۔

۹ ستمبر، لاطینی لفظ، ''سپٹم'' سے لیا گیا ہے۔ بمعنی سات

۱۰ اکتوبر، لاطینی لفظ، ''آکٹو'' سے لیا گیا ہے۔ بمعنی آٹھ

۱۱ نومبر، لاطینی لفظ ''نووم'' سے لیا گیا ہے۔ بمعنی نو

۱۲ دسمبر، لاطینی لفظ ''دسیم'' سے لیا گیا ہے۔ بمعنی دس۔

رومی سال مارچ سے شروع ہوتا تھا اس لیے ستمبر ساتواں، اکتوبر آٹھواں، نومبر نواں اور دسمبر دسواں۔

دنوں کی تفصیل:

۱ سنڈے، سورج کا دن

۲ منڈے، چاند کا دن

۳ ٹیوزڈے، رومن دیوتا مریخ کا دن

۴ وینزڈے، اوڈن دیوتا عطارد کا دن

۵ تھرسڈے، مشتری کا دن، یہ اوڈن کا بیٹا ہے اور سب دیوتاؤں کا بادشاہ ہے۔

۶ فرائیڈے، دیوی فرگ کے نام پر، یہ اوڈن کی بیوی ہے، زہرہ کا دن۔

۷ سیٹرڈے، دیوتا کرونس، زحل کا دن۔

عیسائیت پسند مسلمان صفحہ 34-35

میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور کرسمس میں فرق:

1: ایک طرف نصاریٰ دوسری طرف مسلمان، اتنا بڑا فرق ہے، پھر ایک طرف عیسیٰ علیہ السلام اور دوسری طرف امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔ میرے آقا ﷺ کی ذات مبارکہ وہ ہے کہ جن کی آمد سے کئی سو سال پہلے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام میلاد ان لفظوں میں بیان فرماتے ہیں:

مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَأتِیُ مِنْ بَعْدِیُ اسْمُہٗ اَحْمَدُ

ثابت ہوا آقا ﷺ کا میلاد بیان کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے۔ ان عقل و دین کے مریضوں کو یہ نظر نہ آیا کہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے میں تشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عمل سے ہے۔ یہ نظر آگیا کہ تشبہ نصاریٰ کے عمل سے ہے۔

اگر بالفرض نصاریٰ کے عمل سے تشبہ ہونے سے بدعت ہو جائے تو منکرین اس بات کا کیا جواب دیں گے کہ تشبہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عمل مبارک سے بھی ثابت ہو چکا ہے۔

پھر اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ کلمات جو ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں بیان ہوئے، ان کو قرآن کا حصہ بنا دیا ہے تا کہ تا قیامِ قیامت لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے مقام و شان سے آگاہی حاصل ہوتی رہے کہ لوگوں کے دنیا میں آنے کے بعد ان کا ذکر ہوتا ہے اور

ولادت کا ذکر ان کے پیدا ہونے کے بعد ہوتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے سے کئی سو سال پہلے میلاد بیان کیا جا رہا ہے۔

2: فقہاء کرام رحمتہ اللہ علیہم نے جس تشبہ سے منع کیا ہے وہ ان کی عید میں یعنی ان کی عید والے دن انہی کی عید منانے میں یا ان کے ساتھ شریک کو برا قرار دیا ہے۔ یہاں تو وہ 25 دسمبر کو کرسمس مناتے ہیں ہم 12 ربیع النور شریف کو خصوصاً اور سارا سال عموماً میلادِ پاک مناتے رہتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا یہ دو چیزیں الگ الگ ہیں ان کو جوڑنا حماقت کی دلیل ہے۔

3: کرسمس میں محرف یعنی تحریف شدہ انجیل کو پڑھا جائے اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کو پڑھا جائے۔

4: کرسمس میں گانے اور ناچ ہوتا ہے اور گانے و ناچ شرعاً حرام اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں آقا ﷺ کی نعت ہوتی ہے جو کہ شرعاً مطلوب و محبوب ہے۔

5: کرسمس میں اجتماع کفار اور میلاد کی محفل میں اہل اسلام کا اجتماع ہوتا ہے۔

6: کرسمس میں کفریات بولے جائیں (عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کا پرچار) اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفل میں رسول اللہ ﷺ کے دین و شریعت کو بیان کیا جائے۔ کیا وہ شرعاً ممنوع (کرسمس) اور یہ (دین بیان کرنا) شرعاً فرض نہیں؟ فرض و حرام میں فرق نہ جاننے والوں سے دین کی خدمت کی کیسے توقع

کی جا سکتی ہے؟

ثابت ہوا کہ عیسائی میلادِ مصطفیٰ ﷺ نہیں مناتے بلکہ وہ تو کرسمس مناتے ہیں جو ہم نہیں مناتے اور عیسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کا میلاد منایا تو تشبہ تو اللہ تعالیٰ کے پاک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عمل سے ہوا نہ کہ عیسائیوں کے عمل سے۔

ہمارے نزدیک تو تشبہ نہیں ہے اگر منکرین میلاد کرسمس، میلاد میں تشبہ ثابت کرنے پر مصر ہیں تو پھر ان کا اپنا مولوی شیخ ابن تیمیہ لکھتا ہے، ذرا ملاحظہ فرمائیں اور غور کریں:

شیخ ابن تیمیہ کا قول:

وکذالک ما یحدثهٔ بعض الناس اِمَّا مضاهاة للنصاریٰ فی میلاد عیسیٰ علیه السلام واِمَّا محبة للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم وتعظیماً لهٔ صلی اللّٰه علیه وسلم واللّٰه قد یُثِیْبُهُم علی هذهِ المحبة ولاجتهاد.

''اور اسی طرح بعض لوگوں نے نصاریٰ کے عیسیٰ علیہ السلام کے میلاد کے مقابلہ میں رسول اللہ ﷺ کا میلاد منانا شروع کیا ہے اور بہرحال نبی ﷺ کی تعظیم ومحبت کے ساتھ میلاد منانا اللہ تعالیٰ ان کو (میلاد منانے والوں کو) اس محبت کے اظہار اور کوشش کرنے پر ثواب عطا فرمائے گا۔

اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ قاہرہ مصر

اس عبارت سے واضح ہوا کہ اگر تشبہ حرام تھا تو پھر ثواب کیسا؟ کیا حرام کام کرنے پر ثواب کی امید کرنا حرام نہیں؟

اس سے واضح ہوا کہ اگر تشبہ ہوا بھی ہے تو ایسا نہیں کہ میلاد منانا بھی حرام ہو جائے؟

منکرین میلاد سے سوال:

اگر میلاد منانا عیسائیوں کے عمل کے مشابہ ہے اور مشابہت ہونے کی وجہ سے حرام ہے تو ابن تیمیہ کا یہ لکھنا کہ اِس پر اجر ملے گا۔ اس پر تمہارا کیا فتویٰ ہے؟

اگر جواب خاموشی ہے تو مان لو کہ وہ تشبہ نہیں جو حرام ہو یہی ابن تیمیہ کا فتویٰ ہے۔

شیخ ابن تیمیہ کا فتویٰ کہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم پر اجر عظیم ملتا ہے:

فتعظيم المولد واتخاذه موسماً قد يفعله بعض الناس، ويكون له فيه اجرٌ عَظيمٌ لحسن قَصُدِهٖ و تَعُظِيمهٖ لرسول اللّٰهِ ﷺ.

"محفل میلاد کی تعظیم کرنا اور اس کے لیے لوگوں کا جمع ہونا جس طرح لوگ کرتے ہیں، اس کے لیے بہت بڑا اجر ہے، اس کی نیت کے اچھا ہونے کی وجہ سے اور اس کے رسول ﷺ کی تعظیم کرنے کی وجہ سے"۔

اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۲۵۴ مطبوعہ قاہرہ مصر

لطیفہ:

ایک منکر میلاد نے فقیر سے سوال کیا: عیسائی بھی کرسمس مناتے ہیں اور تم بھی میلاد مناتے ہو تم دونوں ایک ہو گئے کیا تم میں اور ان میں کوئی فرق ہے؟

میں نے جواباً کہا کہ کیا یہودی و ہندو اور سکھ میلاد مناتے ہیں؟ کہنے لگا، نہیں۔
میں نے کہا کہ یہودی و ہندو اور سکھ بھی میلاد نہیں مناتے اور تم بھی نہیں مناتے
تم سب ایک ہو گئے کیا تم میں اور ان میں کوئی فرق ہے؟

ملاں جی بجائے جواب دینے کے منہ لٹکا کر چلتے بنے...

لمحہ فکریہ:

سوچنے کی بات ہے کہ منکرینِ میلاد کے نزدیک ہر تشبہ حرام ہے پھر ان کو چاہیے کہ یہودی و عیسائی ٹانگیں نیچے کر کے چلتے ہیں سر اوپر کر کے، ان کی مخالفت کرنی چاہیے، وہ بھی لباس پہنتے ہیں یہ بھی ان کو مخالفت کرنی چاہیے۔

وہ بھی کھاتے پیتے ہیں یہ بھی ان کو مخالفت کرنی چاہیے۔

وہ بھی شادی بیاہ کرتے ہیں یہ بھی ان کو مخالفت کرنی چاہیے۔

الغرض جس چیز کو دیکھیں تشبہ پایا جاتا ہے یہ منکرین صرف چلنے میں ان کی مخالفت کریں (ٹانگیں اوپر کر کے سر نیچے کر کے تو سارا مسئلہ سمجھ آجائے گا کہ ہر تشبہ حرام و ممنوع نہیں ہے۔

﴾اکابر علماء اور ائمہ دین میں سے کس کس نے میلاد پاک کو جائز و مستحب قرار دیا ہے﴿

ا۔شیخ المحد ثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی (۲) امام شمس الدین جزری (۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۴) امام جلال الدین سیوطی ۔(۵) شاہ عبدالرحیم دہلوی (۶) حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (۷) علامہ ابن جوزی (۸) حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی (۹) حضرت حکیم فضل محمد جالندھری (۱۰) حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی (۱۱) ابولہب والا واقعہ لکھنے والے امام بخاری (۱۲) حضرت شاہ احمد سید دہلوی (۱۳) حضرت خواجہ زید فاروقی از ہری (۱۴) حضرت علامہ ابن حجر (۱۵) حضرت علامہ ابوشامہ (۱۶) حضرت توکل شاہ انبالوی (۱۷) امام سید جعفر برزنجی (۱۸) امام علامہ محمد یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہم۔